بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمَ

جاں نثارانِ

سید الشہداء علیہم السّلام

از

سید انعام حسین زیدی

پیشکش

خواجہ جعفر رضا پانی پتی

نام کتاب .... جاں نثاران سید الشہداء علیہم السلام

محقق/مؤلف .... سید انعام حسین زیدی

اشاعت، کمپوزنگ و سرِ ورق .... کاظمین گرافکس، کراچی۔ 03332000464

پیشکش .... خواجہ جعفر رضا پانی پتی

طبع .... اول، ستمبر ۲۰۲۰ء

تعداد ۵۰۰

قیمت .... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ملنے کا پتہ

مکان نمبر 25 / 4-A،4 , ناظم آباد، کراچی۔

فون: 021-36621214,0300-9201717

اس کتابچہ کو بیرونِ ملک مقیم مومن و مومنات اسلامک ویب سائٹ سے حاصل کر سکتے ہیں۔



فہرست

ہر آں کتاب در اُو ذکرِ مرتضیٰ ؑ نہ بود
لعنت بر آں کتاب و بر صاحبِ کتاب [۱]

---

[۱] شہباز قلندر

پیشِ لفظ/عرضِ ناشر

اس کتابچہ کا اصل مسودہ مجھے شاعرِ اہلِ بیتؑ حضرت مظفر حسین شاداںؔ دہلوی صاحب نے عنایت فرمایا جس کے چند روز بعد ہی ۱۸ فروری ۲۰۱۹ء کو وہ اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئے۔

اتفاق سے وہ مسودہ نامکمل نکلا، جس کی تکمیل کے لیے مسودہ پر دیئے گئے پتہ پر میں اس کے اصل محقق رمؤلف جناب انعام حسین زیدی صاحب کے گھر گیا تو معلوم ہوا کہ وہ نہ صرف وہاں سے شفٹ ہوگئے تھے بلکہ کئی سال گزرے اُن کا تو انتقال بھی ہوگیا ہے۔ تلاشِ بسیار کے بعد اُن کی بیٹی کے گھر گیا تو ضعیفہ نے بتایا کہ ابّا کے تو تمام کاغذات بشمول مذکورہ مسودہ امتدادِ زمانہ کی نذر ہوگئے ہیں۔

تاہم میں نے تلاش جاری رکھی اور بالآخر شاداںؔ صاحب مرحوم کی صاحبزادی نے شاداںؔ صاحب کی کتابوں اور کاغذات میں سے تلاش کر کے مجھے مکمل مسودہ کی کاپی دے دی جو کہ اب اس کتابچہ کی شکل میں نذرِ قارئین ہے۔

اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دی گئی معلومات نہ جانے کہاں کہاں سے اور کتنی عرق ریزی سے اس کے مؤلف جناب انعام حسین صاحب نے حاصل کی ہوں گی، صاحبِ کتاب کی دُختر نیک اختر کی اجازت سے معلومات کا یہ قیمتی خزانہ بغیر زیر زبر پیش کی تبدیلی یا کسی بھی لفظ کی کمی بیشی کے عوام الناس کے استفادہ کے لیے نذرِ

قارئین ہے۔

پروردگارِ عالم بتصدق چہاردہ معصومین علیہم السلام اس کتاب کے محقق / مؤلف مرحوم انعام حسین زیدی کو جنت الفردوس میں جوارِ معصومینؑ میں بلند مقام عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

حدیثِ عشق دو باب است کربلا و دمشق

یکے حسینؑ رقم کرد و دیگرے زینبؑ

ناشر/ احقر العباد

خواجہ جعفر رضا پانی پتی

سابق چیئرمین، اسلامک کلچر اینڈ ریسرچ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

المعروف آئی آر سی امام بارگاہ، بلاک 6، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

مکان نمبر 25 / 4،A-4, ناظم آباد، کراچی۔

فون: 021-36621214

0300-9201717

انتساب

بنام محقق/مؤلف کتاب

سید انعام حسین زیدی صاحب (مرحوم)

ابن

سید اکرام حسین زیدی صاحب (مرحوم)

التماس سورۂ فاتحہ برائے ایصال ثواب

سید انعام حسین زیدی ابن سید اکرام حسین زیدی

مظفر حسین شاداں دہلوی ابن حکیم محمد عسکری

سید وصی حیدر زیدی ابن سید حسین احمد زیدی

سیدہ ریاض فاطمہ بنت سید طاہر عباس زیدی

خواجہ منظر علی پانی پتی ابن خواجہ مظہر علی

محترمہ ہاشمی بیگم بنت حمایت حسین خاں

اور

کل مومنین و مومنات و جملہ شہدائے ملت جعفریہ

میرے جملہ مرحوم عزیزان و اساتذہ کرام

ناشر

خواجہ جعفر رضا پانی پتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صاحبِ معالی السبطین عالم و واعظ شیخ محمد مہدی مازندرانی تحریر فرماتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام نے ۲۸ رجب ۶۰ھ کو گرمی کے موسم میں سفرِ غربت اختیار فرمایا تو اُن کے ساتھ اولاد، ازواج، بھائی بہنیں، بھتیجے، غلام، کنیزیں اور خاندانِ بنی ہاشم کے بہت سے افراد جن کی تعداد ایک سو سے زیادہ بنتی ہے مدینہ سے مکہ اور مکہ سے عراق تک شریک رہے۔

حضرتؑ کے ساتھ ستر ناقے، خیمے، برتن، مشکیزے، درہم و دینار، زیورات پارچہ جات، پوشاکیں، یمنی چادریں اور عطریات تھے، حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کا خاص گھوڑا جس کا نام مرتجز تھا، جس پر جنابِ امیر المومنین علیہ السلام سوار ہو کر جنگِ صفین میں مشغولِ جہاد ہوئے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام بروزِ عاشورہ مرتجز پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار جس کا نام "بتّار" تھا اور "رسوب" اور "غضب" بھی کہا جاتا ہے گلے میں حمائل کر کے اور آنحضرتؐ کی زرہ جسے "سعدیہ ذات الفضول" اور "ذات الوشاح" کہا جاتا ہے زیبِ تن کر کے میدانِ کارزار میں تشریف لائے اور ایسی لاثانی جنگ کی کہ میدانِ قتال بارہ میل تک سپاہِ اشقیاء سے خالی ہو گیا۔

فہرستِ مسافرینِ کربلا

اس مقدس قافلہ کی فہرست جو مدینہ سے حضرت امام حسین علیہ السّلام کی معیّت میں حفاظتِ دین اور نصرتِ حق کے لیے عازمِ عراق ہوئے۔

پسرانِ حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہما السّلام

۱۔ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السّلام ابنِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

۲۔ حضرت ابوالفضل العباس ابنِ اُمُّ البنین علیہما السّلام

۳۔ حضرت عثمان ابنِ اُمُّ البنین علیہما السّلام

۴۔ حضرت جعفر ابنِ اُمُّ البنین علیہما السّلام (برادرانِ حضرتِ عباسؑ)

۵۔ حضرت عبداللہ ابنِ اُمُّ البنین علیہما السّلام

۶۔ محمد الاصغر (ابنِ لیلیٰ بنتِ مسعود دارمیہ)

۷۔ جناب ابوبکر (لیلیٰ کی ماں بھی ان کے ساتھ تھیں)

دُخترانِ حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہما السّلام

(۱) جنابِ زینب الکبریٰ بنتِ فاطمۃ الزہراؑ زوجۂ جناب عبداللہ ابنِ جعفر طیارؒ

(۲) جنابِ کلثوم الصغریٰ بنتِ حضرت زینب الکبریٰ سلام اللہ علیہا

③ جنابِ زینب الصغریٰ (ام کلثوم) بنتِ حضرت فاطمۃ الزہرا زوجہ محمد ابنِ جعفرِ طیارؑ

④ جنابِ خدیجہؑ جوایک کنیز کے بطن سے تھیں اور جنابِ عبدالرحمان ابنِ عقیل کی زوجہ تھیں ان کے دوفرزند

⑤ سعد اور عقیل بھی ان کے ہمراہ کربلا آئے، لیکن شہادت امامِ مظلومؑ کے بعد پیاس کی شدت اور اشقیا کے خوف سے جاں بحق ہو گئے۔

⑥ رقیۃ الکبریٰ:۔بنت الصباء الثعلبیہ جنابِ مسلمؑ ابنِ عقیلؑ کی زوجہ

⑦ جنابِ عاتکہ:۔ بنتِ رقیۃ الکبریٰ جن کی عمر سات سال کی تھی، بعد شہادت امام حسین علیہ السلام خیام میں آگ لگنے کے باعث باہر نکلیں تو اشقیاء کے گھوڑوں کے سموں میں پامال ہو گئیں۔

⑧ اُمِّ ہانی:۔ان کی ماں کنیز تھیں اور جنابِ عبداللہ الاکبر ابن عقیل کے حبالۂ نکاح میں تھیں ان سے محمد اوسط پیدا ہوئے۔

⑨ زینب الصغریٰ:۔ ان کی ماں کنیز تھیں اور محمد ابن عقیل کی زوجہ تھیں، ان سے ایک لڑکا عبداللہ پیدا ہوا۔

⑩ رملۃ الکبریٰ:۔بنت اُمِ مسعود بنت عروۃ الثقفی۔ ان کے شوہر جناب عبدالرحمٰن الاوسط ابن عقیل۔

(۱۱) رقیۃ الصغریٰ:- ان کی ماں کنیز تھیں، جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے بھتیجے سے شادی ہوئی۔

(۱۲) فاطمہ:- ان کی والدہ بھی اُمِّ ولد ہیں اور ان کے شوہر ابوسعید ابن عقیل ہیں، ان کی ایک دُختر حمیدہ اور ایک بیٹا محمد ابن ابوسعید عمر سات سال کربلا میں اپنی ماں کے ساتھ تھے، جب امام حسین علیہ السلام گھوڑے سے گرے اور ھل من ناصرٍ کی صدا دی تو یہ ایک چوبِ خیمہ لے کر نکلے۔ ایک ظالم ملعون لقیط ابنِ جہنی اور بقول بعضے ہانی ابنِ ثبیت حضرمی نے تیر مار کر شہید کر دیا۔

(۱۳) خدیجۃ الصغریٰ:- جناب عبداللہؑ الاوسط ابن عقیلؑ کی زوجہ تھیں۔

ازواجِ وحرمہائے حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ

(۱) الصبا الثعلبیہ، یہ جناب رقیۃ الکبریٰ زوجۂ جنابِ مسلم علیہ السلام کی والدہ تھیں۔

(۲) اُمِّ مسعود بنت عروۃ الثقفی، یہ جنابِ رملہ کی ماں تھیں۔

(۳) لیلیٰ بنتِ مسعود دارمیہ

(۴) اُمِّ زینب الصغریٰ

(۵) اُمِّ خدیجہ

(۶) اُمِّ رُقیہ

(۷) اُمِّ فاطمہ (ان میں کچھ ازواج تھیں، باقی سب صاحبِ اولاد کنیزیں تھیں)۔

(۸) جمانہ بنتِ ابوطالبؑ یعنی امام حسین علیہ السلام کی پھپھی بھی کربلا آئی تھیں۔

اولادِ جنابِ عقیل ابن ابی طالب علیہما السلام

جنابِ عقیل کے فرزندوں اور پوتوں کی تعداد بارہ ہے۔

① جنابِ مسلم ابنِ عقیلؑ کو بحیثیت سفیرِ امام حسین علیہ السلام پانچ شوال ۶۰ ھ کو کوفہ پہنچے اور ۹ ذی الحجہ ۶۰ ھ کو شہید ہوئے، آپ کے دو فرزند ۱۔ محمد (عمر سات سال) اور ۲۔ ابراہیم (عمر آٹھ سال) آپ کے ہمراہ کوفہ گئے، ایک سال قید رہے، حارث ابنِ عروہ نے لبِ فرات شہید کر دیا۔

④ جعفرؑ ابنِ عقیلؑ ان کی والدہ کا نام اُمّ الثغر بقولے اُمّ الخوصاء العامریہ ہے۔

⑤ عبدالرحمٰن ابنِ عقیل، ان کی والدہ اُمِ ولد ہیں

⑥ عبداللہ الاصغر ابن عقیل، ان کی والدہ اُمِّ ولد ہیں

⑦ موسیٰ ابن عقیل ⑧ علی ابنِ عقیل

⑨ عون ابن عقیل ⑩ عبداللہ ابنِ مسلم

⑪ محمد اصغر ابن مسلم (کربلا میں روزِ عاشورا شہید ہوئے)

⑫ محمد ابن ابی سعید ابن ابی عقیل۔

اولادِ جنابِ جعفرِ طیار ابنِ ابی طالب علیہما السلام

(۱) عون از بطنِ حضرت زینب علیہا السلام (۲) محمد از بطنِ خوصا علیہا السلام

اولادِ حضرت امام حسین علیہ السلام

(۱) حضرت علی ابن الحسینؑ (امام زین العابدینؑ)

(۲) حضرت علی اوسط (جنابِ علی اکبرؑ) اِن کی ماں کا نام لیلیٰ بنت ابی مرّہ ابنِ عروہ ابنِ مسعود ہے، جنابِ لیلیٰ کی ماں ابوسفیان کی بیٹی میمونہ تھی، اِس لحاظ سے جنابِ لیلیٰ معاویہ کی بھانجی تھیں۔

(۳) جنابِ علی اصغرؑ، اِن کی والدہ جناب رباب بنت امراء القیس ہیں۔ اِن کی ولادت ۱۰ رجب ۶۰ھ کو مدینہ میں ہوئی۔

دُخترانِ امام حسین علیہ السلام

(۱) فاطمہ بنت حسینؑ، اِن کی ماں کا نام اُمِّ اسحٰق بنتِ طلحہ ابن عبداللہ تمیمی ہے۔

(۲) سکینہؑ بنتِ حسینؑ، اِن کی والدہ جناب رباب بن امراء القیس ہیں۔

اولادِ حضرت امام حسن علیہ السلام

(۱) حسن مثنیٰ، ان کی والدہ خولہ بنت منصور الغزاریہ ہیں، یہ کربلا میں شدید زخمی ہوئے ان کے ماموں اسماء ابن خارجہ (ابوحسان) نے عمر سعد سے لے لیا اور علاج سے صحتیاب ہوئے، عبدالملک نے ۹۷ھ میں زہر سے شہید کردیا۔ یہ جنابِ فاطمہ کبریٰ کے شوہر تھے، اِن ہی سے امام حسنؑ کی نسل چلی۔

(۲) عمر ابن الحسن

(۳) قاسمؑ ابن الحسن (ان تینوں کی والدہ کا نام رَملہ ہے بعض اُمِّ فرویٰ بھی کہتے ہیں)

(۴) عبداللہ اکبر ابن حسن

(۵) احمد ابن حسن، ان کی ماں کا نام اُمِّ بشیر ہے جو مسعود انصاری کی دُختر ہیں۔

(۶) ابوبکر ابن حسنؑ (۷) عبداللہ الاصغرؑ

دُختران امام حسن علیہ السلام

۱ فاطمہ بنت امام حسنؑ، حضرت امام زین العابدینؑ کی زوجہ محترمہ (امام محمد باقر علیہ السلام کی والدہ محترمہ) جنابِ فاطمہؑ، جناب حسن اثرم اور طلحہ ابن حسن علیہ السلام کی والدہ ایک تھیں جن کا نام اُمِّ اسحٰق بنت طلحہ ہے۔

۲ اُمُّ الحسنؑ ۳ اُمُّ الحسینؑ

(" اُمُّ الحسن"، " اُمُّ الحسین" یہ دونوں بچیاں کنیز کے بطن سے تھیں، خیام میں آگ لگنے سے باہر نکلیں تو فوجِ اشقیاء کے گھوڑوں کے سموں سے پامال ہوگئیں)

کنیزیں

جنہیں رفاقت امام حسین علیہ السلام کا شرف ملا تعداد میں نو (۹) تھیں

۱۔ المتکلمہ بالقرآن فضۃ النّوبیہ: یہ حبش کی رہنے والی تھیں۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کا شرف ملا، آنحضرت نے جنابِ سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا کو عطا فرمادیا۔

حضرت فضہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خاص دُعا تعلیم کی تھی جسے وقت ضرورت پڑھا کرتی تھیں ایک جنگل میں لکڑیاں جمع کیں۔ گٹھا بھاری تھا اور وہ اس کو اُٹھانے سے عاجز تھیں، لہٰذا انہوں نے وہ دُعا پڑھی تو ایک اعرابی حاضر ہوا اور لکڑیاں حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ پر پہنچادیں جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا نے وقتِ وفات حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے سپرد فرمادیا سفر عراق میں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ تھیں۔ دُعا یہ تھی۔

یہ وہ دُعا ہے جو حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو روزِ عاشورا بتائی تھی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ، بِحَقِّ يٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَكِيۡمِ وَبِحَقِّ طٰهٰ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡعَظِيۡمِ۔ يَا مَنۡ يَّقۡدِرُ عَلٰى حَوَائِجِ السَّائِلِيۡنَ يَا مَنۡ يَّعۡلَمُ مَا فِي الضَّمِيۡرِ

یَا مُنَفِّسَ عَنِ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا مُفَرِّجَ عَنِ الْمَغْمُوْمِیْنَ یَا رَاحِمَ الشَّیْخَ الْکَبِیْرَ یَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِیْرَ یَا مَنْ لَّا یَحْتَاجُ اِلَی التَّفْسِیْرِ۔

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ فْعَلْ بِیْ o

پھر دُعا مانگیں جو دُعا حضرت فضہؑ کو تعلیم دی تھی وہ حسبِ ذیل ہے:

یَا وَاحِدُ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ اَحَدٌ یُّمِیْتُ کُلَّ اَحَدٍ وَ تُفْنِیْ کُلَّ اَحَدٍ وَ اَنْتَ عَلٰی عَرْشِکَ وَاحِدٌ وَّ لَا تَاْخُذُکَ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ۔

۲۔ **قفیزہ:** انہیں ملیکہ بھی کہا جاتا ہے علقمہ ابنِ عبداللہ ابن قیس کی دُختر ہیں جب جنابِ جعفر ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے حبشہ کو مومنین کے ساتھ ہجرت فرمائی تو ان کو بطور ہدیہ یہ کنیز ملی، جب مدینہ واپس آئے تو انہوں نے جنابِ امیر المومنین علیہ السلام کو بخش دی، یہ بھی کربلا میں تھیں۔

۳۔ **روضہ:** یہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیز تھیں، آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں رہیں جب جنابِ زینبؑ کی شادی ہوئی تو یہ ان کے کے ساتھ گئیں اور اِن کی خدمت میں سفرِ عراق میں شریک تھیں۔

۴۔ **اُمِّ رافع:** ابورافع قبطی جس کا نام ہُرمُز تھا جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام تھا یہ اِن کی زوجہ تھیں ان کا نام سلمٰی اور کنیت اُمّ رافع ہے پہلے یہ صفیہ بنت جناب عبدالمطلب کی کنیز تھیں، پھر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل ہوا، آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خادمہ رہیں پھر

جنابِ زینبؑ کی خادمہ کی حیثیت سے سفرِ کربلا میں شریک رہیں۔

۵۔ **میمونہ:** عبداللہ ابن یقطر کی والدہ گرامی حضرت امیرالمومنینؑ کی خدمت میں رہیں ان کی شہادت کے بعد امام حسینؑ کی خدمت میں رہیں، ان کے فرزند عبداللہ ابن یقطر بھی اپنی ماں کے ساتھ شریک سفرِ کربلا تھے۔

جب امام حسینؑ نے مکہ سے کوچ فرمایا تو عبداللہ ابن یقطر کو جناب حضرت مسلمؑ کے خط کا جواب دے کر کوفہ بھیجا، حصین بن نمیر نے گرفتار کر کے ابنِ زیاد کے پاس بھیج دیا ابنِ زیاد نے حالاتِ امام حسینؑ بتانے پر اصرار کیا، ان کے انکار پر ابنِ زیاد نے قتل کر دیا۔

۶۔ **فاکہہ:** یہ امام حسینؑ کی کنیز ہیں۔ جنابِ ربابؑ کی خادمہ ہیں، ان کے شوہر عبداللہ بن اریقط دُئلی ہیں، ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام قارب تھا۔ یہ سعادت مند کنیز اور قارب قافلۂ عراق میں شامل تھے قارب مرتبۂ شہادت پر فائز ہوئے، زیارتِ ناحیہ میں جناب قائم آلِ محمد عجل اللہ فرجہ الشریف نے قارب پر سلام بھیجا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلٰى قَارِبٍ مَوْلَى الْحُسَيْنِ

۷۔ **حسنیہ:** یہ امام حسینؑ کی کنیز تھیں، حسنیہ نے سہم کے ساتھ نکاح کیا، ایک فرزند بنام منجح پیدا ہوا، حضرت امام زین العابدینؑ کی خدمت پر مامور تھیں، منجح کو رتبۂ شہادت نصیب ہوا اور جناب قائمِ آلِ محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے سلام کا شرف ملا

اَلسَّلَامُ عَلٰى مِنحَجٍ مَوْلَى الْحُسَيْنِ

۸۔ **کبشہ:** امام حسینؑ کی کنیز تھیں، اُمِّ اسحٰق زوجۂ امام حسینؑ کی خادمہ تھیں انہوں نے ابورزین سے شادی کی ان سے ایک لڑکا سلیمان پیدا ہوا سلیمان امام حسینؑ کا خط

اشراف بصرہ کے پاس لے کر جا رہے تھے، عبید اللہ ابن زیاد بصرہ میں قتل کر دیا۔

۹۔ **ملیکہ:** یہ جناب امام حسنؑ کے گھر میں خادمہ تھیں، پھر امام حسینؑ کے گھر آئیں جنابِ عقبہ ابن سمعان کی زوجہ ہیں۔ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد اسیر ہوئے تو ابنِ زیاد نے عقبہ ابنِ سمعان کو رہا کر دیا۔ واقعاتِ کربلا جنابِ عقبہ ابنِ سمعان کے بیان کیئے ہوئے ہیں، اس مجموعہ کا نام مقتلِ عقبہ ابنِ سمعان ہے۔

خدام و مَوَالی[۱]

غلاموں اور خدمت گزاروں کی تعداد جو عراق کے سفر میں امام حسینؑ کے ہمراہ تھے دس ہیں ان میں سے آٹھ تو درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اور دو زندہ بچ گئے تھے وہ لوگ جو شہید ہوئے ان کے اسمائے گرامی مکتوب ذیل ہیں۔

۱۔ قارب بن عبداللہ الدئلی اللیثی ۲۔ منجح ابن سہم

۳۔ سعد ابن الحرث الخزاعی: امیرالمومنینؑ کا غلام تھا اور زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور تھا بعد میں امام حسینؑ کی غلامی میں آیا۔

۴۔ نصر ابن ابی عمر: یہ عجم کے بادشاہوں کی اولاد میں سے تھا اور کم سِنی میں اسلام قبول کیا اہلِ بیتؑ کے گھر کی خدمت کی اور شہادت کی سعادت حاصل کی۔

---

[۱] مولیٰ کی جمع ہے بمعنی یار و مددگار

۵۔ حرث ابن نبھان: یہ جنابِ حمزہؑ ابنِ عبدالمطلبؑ کے غلام تھے، امام حسینؑ کی خدمت میں آ گئے۔

۶۔ جون ابن حوی النّوبی: یہ جناب ابوذر غفاریؓ کے غلام تھے جب عثمان بن عفان نے ابوذرؓ کو مدینہ سے ربذہ جلاوطن کیا تو یہ غلام ان کے ہمراہ تھے، جنابِ ابوذرؓ کی وفات کے بعد مدینہ چلے گئے اور حضرت علیؑ کی خدمت میں آ گئے،

پھر امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے خادموں میں شامل ہو گئے، یہ سعادت مند غلام جناب امام زین العابدینؑ کے خادم تھے، وقتِ شہادت ان کی عمر ستانوے ۹۷ سال کی تھی ان ہی کے لیے امام حسینؑ نے دُعا کی۔ پروردگار! اس کے چہرہ کو روشن اس کے بدن کو خوش بودار اور ابرار و صالحین کے ساتھ محشور فرما۔ امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ جس دن شہدائے کربلا دفن ہوئے تو جونؓ کی لاش سے خوشبو آ رہی تھی۔

۷۔ اسلم ابن عمر یہ امام حسینؑ کا غلام تھا امام حسینؑ نے حضرت امام زین العابدینؑ کو بخش دیا تھا اس کا باپ عمرو ترکی تھا، یہ کربلا میں شہادت پر فائز ہوا۔

۸۔ ابوزرین کو بصرہ میں ابنِ زیاد نے قتل کر دیا۔

۹۔ عقبہ ابن سمعان یہ زندہ بچ گئے۔

۱۰۔ علی ابنِ عثمان بن الخطاب الحضرمی المغربی یہ امیرالمومنینؑ کے خادموں میں سے ہیں بعدِ شہادت جنابِ امیرؑ اور جناب امام حسنؑ امام حسینؑ کی خدمت میں آ گئے اور ان کے ہمراہ کربلا پہنچے اور زندہ بچ گئے۔

منازلِ آلام

سفرحضرت امام حسینؑ از مدینہ منورہ تامکۂ معظّمہ (۲۰۳ میل)

مرگِ معاویہ: ۱۲ یا ۲۲ رجب ۶۰ھ

ولید عاملِ مدینہ کی طلبی: ولید نے جو معاویہ کی طرف سے مدینہ کا عامل تھا حضرت امام حسینؑ کو شب شنبہ ۲۷ رجب ۶۰ھ کو بیعتِ یزید کے بارے میں گفتگو کے لیے بلایا۔

روانگی از مدینہ برائے مکہ: شب یکشنبہ ۲۸ رجب ۶۰ھ

وُرودِ دَرمکہ: ۲ شعبان ۶۰ھ کو حضرت مکہ میں داخل ہوئے مدینہ سے مکہ ۲۰۳ میل ہے جس میں تین منزلیں ہیں:

- مدینہ سے سویقہ (۵۰ میل)
- سویقہ سے تنعیم (۱۵۰ میل)
- نعیم سے مکہ (۳ میل)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت نے ہر روز چالیس (۴۰) میل راہ طے فرمایا اور چھٹے دن مکہ میں داخل ہوئے۔

سفر از مکہ تا کربلائے معلیٰ ۹۴۶ میل

مکہ سے روانگی: ۳ یا ۷ یا ۸ ذی الحجہ ۶۰ھ کو حضرت مکہ سے روانہ ہوئے مکہ سے کربلائے معلیٰ تک مقدارِ مسافت حسبِ ذیل ہے:

(۱) مکہ سے تنعیم: تین ۳ میل، تنعیم میں حضرتؑ نے قیام فرمایا، حضرت عبداللہ ابنِ جعفرِ طیار علیہاالسلام اپنے دونوں صاحبزادوں عون و محمد علیہاالسلام کو ساتھ لے کر حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے۔

(۲) تنعیم سے ریمہ - ۶۰ میل

(۳) ریمہ سے ذاتِ عرق - ۱۲۰ میل

(۴) ذاتِ عرق سے عفیف - ۱۰۰ میل

(۵) عفیف سے بطن رمہ - ۶۵ میل

(۶) بطن رمہ سے ذیخشب - ۴۰ میل

(۷) ذیخشب سے عیون - ۲۵ میل

(۸) عیون سے فید - ۲۱ میل

(۹) فید سے خزیمہ - ۶۰ میل

(۱۰) خزیمہ سے زردو - ۲۵ میل

(۱۱) زردو سے ثعلبیہ - ۲۵ میل

منزل ثعلبیہ مکہ سے ۵۰۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہیں عبداللہ ابنِ سلیمان ارمنذر ابن مشعل اسدی نے حضرت امام حسینؑ کو حضرت مسلمؑ کی شہادت کی خبر دی۔

(۱۲) ثعلبیہ سے حاجز - ۲۵ میل

یہاں سے امام حسینؑ کوفہ کی طرف روانہ ہوئے۔

(۱۳) حاجز سے زبالہ - ۵۰ میل

بقول بعض خبر شہادت حضرت مسلمؑ زبالہ میں ملی جو مکہ سے ۸۷۵ میل کے فاصلہ

پر ہے۔

(۱۴) زبالہ سے بطن عقبہ ۔ ۴۰ میل

بطن عقبہ مکہ سے ۶۱۹ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں حضرتؑ نے قیام فرمایا یہاں سے کوچ فرمانے کے بعد حضرت حرؑ اور ان کے لشکر سے ملاقات ہوئی۔

(۱۵) بطن عقبہ سے واقصہ ۔ ۴۰ میل

(۱۶) واقصہ سے شراف ۔ ۴۸ میل

(۱۷) شراف سے عذیب ۔ ۶۰ میل

(۱۸) عذیب سے رہیمہ ۔ ۴۰ میل

(۱۹) رہیمہ سے قصر بن مقاتل ۔ ۶۰ میل

قصر بنی مقاتل مکہ ۸۶۷ میل کے فاصلہ پر ہے یہاں سے روانہ ہو کر ایک گھنٹہ راہ طے کی تھی کہ ہولناک خواب دیکھا اور بیدار ہو کر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا حضرت علی اکبرؑ نے سبب پوچھا آپ نے بیان فرمایا۔

(۲۰) قصر بنی مقاتل سے قطقطانہ ۔ ۳۰ میل

(۲۱) قطقطانہ سے کربلائے معلیٰ ۔ ۳۰ میل

وُرودِ درِ کربلائے معلیٰ: دُوسری تاریخ محرم الحرام ۶۱ھ بروز پنجشنبہ۔ ظہر سے پہلے

بندشِ آب: ۷ محرم الحرام ۶۱ھ بروز سہ شنبہ

شہادت: عاشور محرم الحرام ۶۱ھ بروز جمعہ

مدینہ سے کربلائے معلیٰ تک ۱۱۴۹ میل (مسافت مطابق ایٹاس مطبوعہ بغداد جو

عراق میں داخل درس ہے۔)

روانگی اہلِ حرم از کربلائے معلیٰ تا دمشق

۱۴۳۹ میل روانگی از کربلائے معلیٰ

گیارہ(۱۱)محرم ۶۱ھ چونسٹھ (۶۴) عورتیں چالیس (۴۰)اُونٹ، اڑتالیس (۴۸) بچے لیکن شام پہنچتے پہنچتے صرف بارہ بچے رہ گئے باقی ماندہ گر کر کچل کر جاں بحق ہوئے۔

وُرودِ در کوفہ: ۱۲ محرم الحرام ۶۱ھ

تدفین لاش ہائے شہداء

۱۳ محرم کو بنی اسد نے شہیدوں کو دفن کیا، حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام بہ اعجاز پہنچے۔

وُرودِ در شہرِ شام: یکم صفر ۶۱ھ کو دربارِ شام میں داخلہ ہوا۔

"واپسی اہلِ بیتؑ از شام"

وُرودِ کربلائے معلیٰ: بعد رہائی ۲۰ صفر ۶۲ھ بروز اربعین

وُرودِ در مدینہ طیّبہ: آٹھ (۸) ربیع الاول ۶۲ھ

مجلس کی ابتداء رہائی کے بعد ایک ہفتہ تک شہرِ شام میں مجلس عزائے امام حسینؑ برپا رہی،

حضرت امام حسینؑ اور وہب کلبی کے سر بروزِ عاشورا اور دیگر شہداء کے سر ۱۱ محرم کو اجسام سے جدا کیے۔

کربلا سے دمشق تک کی مسافت

بروایتِ لوط ابنِ یحییٰ ابومخنف علیہ الرحمہ ۱۴۳۹ میل

براہِ دجلہ جن مقامات سے یہ اشقیاء گزرے تھے ان کی مسافتیں یہ رہیں۔

۱۔ کربلا سے کوفہ فرات کے کنارے.............................۴۷ میل

۲۔ کوفہ سے قادسیہ.............................۴۵ میل

۳۔ قادسیہ سے بغداد.............................۴۸ میل

۴۔ بغداد سے تکریت.............................۹۰ میل

۵۔ تکریت سے موصل.............................۲۲۲ میل

۶۔ موصل سے سنجار.............................۸۷ میل

۷۔ سنجار سے نصیبین.............................۶۵ میل

۸۔ نصیبین سے عین وردہ.............................۶۴ میل

۹۔ عین وردہ سے حرّان.............................۶۰ میل

۱۰۔ حرّان سے راس عین.............................۴۰ میل

۱۱۔ اس عین سے کلیسہ.............................۶۸ میل

۱۲۔ کلیسہ سے حلب.............................۳۹ میل

۱۳۔ حلب سے قنصرین.............................۱۹ میل

اہل قنصر ین اور سرمدین نے اشقیاء کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیا

۱۴۔ قنصر ین سے معرۃ النعمان.............................. ۲۰ میل

۱۵۔ معرۃ النعمان سے شیر ز.................................. ۴۰ میل

اہلِ شیر ز نے جنگ کی چہتر (۷۶) اشقیاء اور ستر (۷۰) مومنین شہید ہوئے۔

۱۶۔ شیر ز سے کفر تاب.................................. ۱۰ میل

اہلِ کفر تاب سے خولی نے پانی طلب کیا مگر انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا اور کہا کہ تم نے امام حسینؑ اور ان کے اصحاب پر پانی بند کیا تھا ہم تمہیں ایک قطرہ پانی نہ دیں گے۔

۱۷۔ کفر تاب حماۃ.. ۴۰ میل

کفر تاب سے روانہ ہوکر سیبور پہنچے، اہلِ سیبور نے قسم کھائی کہ ہم ان کو اپنے شہر سے گزرنے نہیں دیں گے۔ فوراً پل توڑ دیا اور تلواریں کھینچ کر نکل پڑے گھمسان کی جنگ ہوئی، خولی کے چھ سو ساتھی ہلاک اہلِ سیبور کے پانچ جوان شہید ہوئے۔ حضرت اُمِّ کلثومؑ نے اہلِ سیبور کو دُعا دی کہ خدا ان کے پانی کو میٹھا اور غلوں کو سستا رکھے۔

اہلِ حماۃ نے بھی اپنے شہر سے گزرنے نہیں دیا۔

۱۸۔ حماۃ سے حمص.. ۲۸ میل

حاکم حمص خالد ابن نشیط نے شہر کو زینت دینے کا حکم دیا اور تین میل باہر نکل کر ملعونوں کا استقبال کیا اور شہر میں لایا، اہلِ شہر نے پتھر برسائے اور شہر کا دروازہ بند کرلیا۔

چھبیس بے دینوں کو قتل کیا۔ پس ملاعین بھاگ کر بعلبک پہنچے۔

۱۹۔ حمص سے بعلبک .... ۵۸ میل

حاکم بعلبک نے لونڈیوں کو دَف بجانے اور گانے کا حکم دیا، ملاصین کو خوشبودار ستو اور چینی کھلائی۔ جنابِ اُمِّ کلثومؑ نے بددُعا کی کہ خدا یہاں کی سبزیوں کو برباد اور پانی کو نمکین کر دے۔

۲۰۔ بعلبک سے عسقلان .... ۱۵۸ میل

بعلبک سے صبح کو روانہ ہو کر بوقتِ شام دیر راہب میں پہنچے، وہاں قیام کیا۔ جب رات ہوئی تو راہب نے دیکھا کہ زمین سے آسمان تک نور ہی نور پھیلا ہوا ہے، آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں اور فرشتے گروہ در گروہ اتر رہے ہیں۔ راہب یہ دیکھ کر رونے لگا۔ صبح کو جب کوچ کی تیاری کی تو راہب نے خولی ابن یزید اصبحی سے پوچھا کہ یہ سر کس کا ہے، اس نے جواب دیا کہ عراق میں ایک خارجی نے خروج کیا تھا ابنِ زیاد نے اس کو قتل کیا ہے راہب نے نام پوچھا تو خولی نے کہا کہ حسینؑ ابن علیؑ ابنِ ابی طالبؑ جن کی ماں فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور نانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ راہب نے کہا کہ تم اور وہ جس کے حکم سے تم نے ایسا کام کیا دونوں ہلاک ہو گئے میری خواہش ہے کہ تو اس سرِ مبارک کو ایک گھنٹے کے لیے مجھے دے دے۔ خولی نے کہا کہ میں اس کو یزید کو دے کر دس ہزار درہم انعام میں لوں گا۔ راہب نے دَس ہزار درہم خولی کو دے کر سرِ مبارک حاصل کیا اور اس کی بوسے لیے اور کہا کہ اے ابوعبداللہ مجھ پر بہت سخت ہے

کہ میں اپنی جان سے آپ کے ساتھ کچھ ہمدردی کرسکوں، آپ جب اپنے جد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملیے تو میرے لیے گواہی دیجئے کہ میں اللہ کی وحدانیت اوران کی رسالت اور حضرت علیؑ کی ولایت کا اقرار کرتا ہوں، یہ کہہ کر سرِ مبارک کو واپس کر دیا، وہ ملعون درہموں کو آپس میں تقسیم کرنے لگے تو وہ ان کے ہاتھوں میں پہنچ کر پتھر بن گئے اوران پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی:

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ: ظالموں کو بہت جلد معلوم ہوجائے گا کہ وہ کس طرح اُلٹے پُلٹے جائیں گے

یہ دیکھ کر خولی نے ساتھیوں سے کہا کہ اس واقعہ کو چھپانا ورنہ لوگوں میں ہماری بڑی ذلت ہوگی۔

۲۱۔ عسقلان سے دمشق............ ۱۷۵ میل (کل مسافت ۱۴۳۹ میل)

مدینہ سے کربلا اور کربلا سے شام تک

۲۵۸۸ میل کا فاصلہ ہے

اس لیے مدینہ سے شام اور شام سے مدینہ کو واپسی دونوں طرف کا فاصلہ ۵۱۷۶ میل ہوا خداوندِ قہار ظالموں اور مظالم پر راضی رہنے والوں پر بے شمار لعنت کرے اور عذابِ ابدی کو بقدر اپنی قدرت کاملہ کے ان پر سخت سے سخت تر بنائے۔

(آمین)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسمائے گرامی حضرتِ شہدائے معرکۂ کربلا واقعہ محرم

۶۱ھ مطابق ۱۴/۱۰ اکتوبر جمعہ ۶۸۰ء

☆ اولادِ حضرت امیر المومنین علیؑ ابنِ ابی طالبؑ چھ شہید ہوئے

حضرت امام حسینؑ، حضرت عباسؑ، حضرت عثمانؑ، حضرت عبداللہؑ، حضرت جعفرؑ، حضرت محمد الاصغرؑ

☆ اولادِ حضرت امام حسنؑ ابنِ علیؑ..............................تین شہید ہوئے

⊙ حضرت قاسمؑ ⊙ حضرت ابو بکرؑ ⊙ حضرت عبداللہؑ

☆ اولادِ حضرت امام حسینؑ ابنِ علیؑ..............................دو شہید ہوئے

⊙ حضرت علی اکبرؑ ⊙ حضرت عبداللہؑ (علی اصغرؑ)

☆ اولادِ حضرت عبداللہ ابن جعفرِ طیارؑ..............................دو شہید ہوئے

⊙ عونؑ از بطنِ حضرت زینبؑ ⊙ محمدؑ از بطن خوصا

☆ اولادِ حضرت عقیلؑ ابنِ ابی طالبؑ..............................پانچ شہید ہوئے

جعفرؑ ابنِ عقیلؑ ⊙ عبدالرحمٰنؑ ابنِ عقیلؑ ⊙ محمدؑ ابنِ ابی سعیدؑ ابنِ عقیلؑ ⊙ محمدؑ ابنِ مسلمؑ ابنِ عقیلؑ ⊙ عبداللہؑ ابنِ مسلمؑ ابنِ عقیلؑ از بطن رُقیہ بنتِ علیؑ

☆ اصحاب حضرتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم..............................دس شہید ہوئے

مسلمؑ ابنِ عوسجہ ⊙ حبیبؑ ابنِ مظاہر ⊙ انسؑ ابن حارث ⊙ زاہرؑ ابن عمرو، عمارؑ

ابن ابی سلامۃ ⊙ شبیبؓ ابن عبداللہ غلامِ حارث ⊙ مسلمؓ ابنِ کثیر اعرج ⊙ جنادہؓ ابنِ حارث ⊙ عبدالرحمٰن ابنِ عبدالرب ⊙ عقبہ ابنِ صلت

☆ اصحابِ امیرالمومنین علیؑ ابنِ ابی طالبؑ..................اکیس شہید ہوئے

⊙ نعیمؓ ابنِ عجلان ⊙ شبیب ابن عبداللہ نہشلی ⊙ قاسط ابن زہیر ⊙ کردوش ابن زہیر ⊙ حجاج ابن مسرو ⊙ جبلۃ ابن علی شیبانی ⊙ عمرو ابن جندب ⊙ ابوثمامہ صائدی ⊙ عابس ابنِ شبیب ⊙ شوذب غلام شاکری ⊙ مجمع ابنِ عبداللہ ⊙ یزید ابنِ مغفّل الجعفی ⊙ جندبؓ ابن حجیر ⊙ اُمیہؓ ابنِ سعد طائی ⊙ حارثؓ ابنِ نبھان ⊙ غلام حمزہؓ ⊙ جلاسؓ ابن عمرو ⊙ بُریر ابنِ خضیر ⊙ سعد ابنِ حارث غلام جنابِ امیرؑ ⊙ دیگر..................۵۷ شہید ہوئے۔

ذہیرؓ ابنِ قین، ادہمؓ ابنِ اُمیہ، بشیرؓ ابنِ عمرو، بکرؓ ابن حیّ، جونؓ غلامِ ابوذرؓ، جنادہؓ ابن کعب، جابرؓ ابنِ حجاج، جوبنؓ ابن مالک، حجاجؓ ابنِ یزید الریاحی، حنظلہؓ ابن سعد، حارثؓ ابنِ امراء القیس، حبّابؓ ابنِ حارث، حبّابؓ ابنِ عامر، حبشۃؓ ابنِ قیس، حنظلہؓ ابنِ عمرو، رافع ابنِ عبداللہ، زہیرؓ ابن بشر، زہیرؓ ابنِ سلیم، زیادؓ ابنِ عریب، سعدؓ ابنِ بشیر، سعدؓ ابنِ عبداللہ، سالمؓ غلام عامر ابنِ مسلم، سوارؓ ابنِ ابی عمیر، سلیمانؓ غلام امام حسینؑ، سلیمؓ غلامِ امامِ حسنؑ، سلمانؓ ابنِ مضارب، سیف بن حارث، سوید ابنِ عمرو، سیفؓ ابنِ مالک، سعیدؓ غلام عمرو ابنِ خالد، سالمؓ ابنِ عمرو غلام بنی مدینۃ الکلبی، ضرغامۃ ابنِ مالک، عبداللہؓ ابنِ عروۃ، عبدالرحمٰنؓ ابنِ مسعود، عبداللہؓ ابنِ یزید، عمّارؓ ابنِ حسّان طائی، عمروؓ ابنِ خالد صیداوی، عبدالرحمٰنؓ ابنِ عبداللہ، عمروؓ ابن الضبغۃ، عامرؓ ابنِ مسلم، قاربؓ غلام امام حسینؑ، قعنبؓ ابنِ

عمرو، قاسمؑ ابنِ حبیب، کنانہؑ ابنِ عتیق، منجح غلام امام حسینؑ، مسعودؑ ابنِ حجاج، مالکؑ ابنِ عبد، مجمعؑ ابنِ زیاد، منبعؑ ابنِ زیاد، نافعؑ ابنِ ہلال، یزیدؑ ابنِ زیاد ابوالشعشا، یزیدؑ ابنِ حصین، عمرانؑ ابنِ کعب، عمروؑ ابنِ عبداللہ، عبداللہؑ ابنِ یزید

فہرست جو امام حسینؑ کی شہادت کے بعد باقی بچے

(۱) حضرت امام زین العابدینؑ (۲) حضرت امام محمد باقر

(۳) حضرت زینبؑ بنتِ علیؑ (۴) عمرؑ ابنِ امام حسن

(۵) عبیداللہ یتیم حضرت عباس (٦) فاطمہؑ (امام حسینؑ کی وہ بیٹی جن کو وقتِ بزرگوں کی امانت سپرد کرنے کا تذکرہ ہے (۷) حضرت سکینہؑ حضرت امام حسینؑ کی چھوٹی بیٹی (۸) زینبؑ امام حسینؑ ایک بیٹی جس نے شام میں رحلت کی، بعض علماء موجودہ مزار ان ہی کا قرار دیتے ہیں۔

(۹) اُمِّ کلثومؑ دُختر امام حسینؑ اس صاحبزادی کے وجود کا ذکر ذوالجناح کے درِ خیمہ پر آنے والی روایت میں ہے۔[۱] (۱۰) رُقیہ بنتِ مسلمؑ ابنِ عقیلؑ عمر ۱۳ سال۔ (۱۱) اُمُّ الحسنؑ (۱۲) اُمُّ الخیر[۲] (۱۳) یتیمہ حضرتِ عباسؑ بقولے (۱۴) اُمِّ کلثومؑ الصغریٰ، یہ عبداللہؑ ابن جعفرؑ کے صلب اور بطن حضرت زینبؑ بنتِ علیؑ تھیں۔ قاسمؑ ابنِ محمدؑ ابنِ جعفرِ طیارؑ کے عقد میں تھیں۔ (۱۵) اُمِّ کلثومؑ حضرت زینبؑ کی چھوٹی بہن

---

[۱] علامہ مجلسیؒ نے بحار کی دسویں جلد میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

[۲] نمبر ۱۱، ۱۲ یہ دونوں امام حسنؑ کی صاحبزادیاں ہیں جو آپ کی بیوی اُمُّ البشیر کے بطن سے تھیں۔

(۱۶) صہبا بنتِ عباد بن ربیعہ بن یحییٰ ابن العمید ابن علقمہ تغلبیہ جن کی کنیت اُمِّ حبیب تھی۔ آپ سید الشہداءؑ کی سوتیلی ماں اور ازدواج امیر المومنینؑ میں واحد ذات واقعۂ کربلا میں موجود تھیں (۱۷) رباب بنت امراء القیس بن عدی زوجۂ سید الشہداءؑ جن کے بطن سے حضرت سکینہؑ و علی اصغرؑ ہیں (۱۸) لیلیٰ دُختر ابی مرّہ ابن عروہ ثقفی یعنی والدہ حضرت علی اکبر (۱۹) رملہؑ بنتِ شلیل ابن عبداللہ کلبی، حضرت امام حسنؑ کی بیوی، ان کی کنیّت اُمِّ فروہ ہونا محتاجِ ثبوت ہے۔ (۲۰) اُمُّ الربابؑ دُختر امراء القیس ابن عدی امام حسنؑ کی بیوی جن کے بطن سے عبداللہؑ امام مظلوم کے گھوڑے سے گرنے پر خیمہ سے نکل کر امامؑ کے نصرت میں شہید ہوئے۔ (۲۱) اُمُّ البشیر بنت ابی مسعود انصاری امام حسنؑ کی بیوی جن کا بیٹا احمدؑ کربلا میں شہید ہوا (۲۲) لبابہ بقولے زکیّہ بیوۂ حضرت عباس علمدارؑ

(۲۳) اس نومولود کی ماں جو بروزِ عاشورا کان میں اذان واقامت کہتے وقت شہید ہوا۔ (۲۴)(۲۵)(۲۶) عاتکہؑ۔ صفیہؑ۔ اُمِّ ہانیؓ۔ بحر المصائب میں ہے کہ اُمِّ ہانی حضرت امیر المومنینؑ کی بیٹی تھیں (۲۷) مادرِ محسنؑ ابنِ حسینؑ یہ خاتون حلب کے قریب پہنچ کر زچگی کی حالت میں فوت ہوگئیں۔ (۲۸) فضّہؑ کنیزِ جنابِ معصومہؑ۔ (۲۹) فکیہ کنیز جنابِ ربابؑ جن کی شادی عبداللہ ابن اریقط کے ساتھ ہوئی اور ان کے صلب سے قارب پیدا ہوئے جو کربلا میں شہید ہوئے۔ (۳۰) حسینیہؑ کنیزِ امام حسنؑ جسے آپ نے نوفل ابنِ حارث سے خریدا تھا اور اس کی شادی سہم کے ساتھ کردی تھی جس سے منجح پیدا ہوئے اور کربلا میں شہید ہوئے (۳۱) مسلمؑ ابنِ عوسجہ کی بیوی جس نے شوہر کی شہادت

کے بعد بیٹے کو بھی نثار کیا۔ (۳۲) زوجہ جنادہؑ بن کعب ابن حارث خزرجی (۳۳) مادر عمر ابن جنادہ ابن کعب (۳۴) اُمِّ وہب جن کا بیٹا وہبؑ رفاقت امامؑ میں شہید ہوا اور وہب کی بیوی غلامِ شمر کے ہاتھ سے شہید ہوئی۔ (۳۵) زوجۂ ہلال ابن نافع

(۳۶) حسنؑ مثنّٰی (۳۷) زیدؑ ابنِ حسنؑ (۳۸) عمرؑ ابنِ حسنؑ

ائمہ معصومین علیہم السلام کے قاتلوں پر اس طرح لعنت پڑھیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَتَلَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَقَتَلَةَ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ۔ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَعْدَآءَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَقَتَلَهُمْ وَزِدْهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ وَهَوَانًا فَوْقَ وَهَوَانٍ وَذُلًّا فَوْقَ ذُلٍّ۔ وَخِزْيًا فَوْقَ خِزْيٍ۔ اَللّٰهُمَّ دُعَّهُمْ اِلَى النَّارِ دَعًّا۔ وَاَرْكِسْهُمْ فِيْ اَلِيْمِ عَذَابِكَ رَكْسًا۔ وَحْشُرْهُمْ وَاَتْبَاعَهُمْ اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَراً

.............................☆☆☆☆☆.............................

التماس سورۃ فاتحہ

کل مومن و مومنات و جملہ شہدائے ملت جعفریہ